سوال

(153)اگر بیوی مال ومتاع کی زکوۃ ادانہ کرے تو؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

گلاسکو سے ایک بھائی تحریر کرتے ہیں : میں ایک عرصے سے بیمار ہوں ۔ اس دوران مجھے بیماری کا الاؤنس ملتا ہے جو تقریباً۱۰۴ پونڈ ہے اور ۶بچوں کا فیملی الاؤنس بھی جو ۴۲پونڈ ہے اس طرح مجھے ہفتے کے کل ۱۴۶ پونڈ ملتے ہیں ۲۰ پونڈ بیوی سے لے لیتا ہوں اور باقی سارے اسے دے دیتا ہوں اور اس نے اب خاصی رقم بینک میں جمع کرائی ہوئی ہے ۔ اس کے علاوہ میری بیوی کے پاس ۵۰ تولے سونا بھی ہے مگر اس رقم اور سونے کی وہ زکوۃ نہیں دے رہی اور نہ ہی زکوۃ کی ادائیگی کےلئے رقم میرے حوالے کرتی ہے اور وہ خود کام بھی نہیں کرتی ۔ اس صورت حال میں میرے لئے کیا حکم ہے ؟ اور قرآن وحدیث کی روشنی میں زکوۃ نہ دینے کا گناہ مجھ پر بھی ہے ؟ اور کیا میں بیوی سے اس رقم کا مطالبہ کرسکتا ہوں تاکہ زکوۃ ادا کی جاسکے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

آپ نے زکوۃ کے بارے میں جو مسئلہ دریافت کیا ہے اس کی وضاحت درج ذیل ہے ۔

(۱)زکوۃ کی ادائیگی کے سلسلے میں جو بنیادی شرائط ہیں ان میں دوشرطوں کا پایا جانا نہایت ضروری ہے ۔ پہلی یہ کہ جس مال پر زکوۃ فرض ہوتی ہے وہ آپ کی ملکیت میں ہو اور اسے خرچ کرنے کا آپ کو پورا اختیار بھی حاصل ہو اور دوسری شرط یہ ہے کہ اس مال پر نصاب زکوۃ کو پہنچتے وقت پورا سال گزرچکا ہو ۔ آپ نے جو صورت تحریر کی ہے اس کے مطابق حکومت کی طرف سے فیملی الاؤنس آپ کو ملتا ہے اس لحاظ سے وہ آپ کا مال ہے اور آپ کی ملکیت میں ہے لہذا اس کی زکوۃ دینا بھی آپ کی ذمہ داری ہے اور آپ کا یہ فرض ہے کہ بیوی کو جو مال آپ خود دیں وہ زکوۃ کی رقم نکال کر دیں تاکہ آپ کو یہ اطمینان ہوجائے کہ زکوۃ ادا ہوگئی کیونکہ جیسا کہ آپ نے تحریر کیا ہے وہ توزکوۃ ادا ہی نہیں کرتی ۔

(۲)اب جو رقم اس سے پہلے آپ بیوی کو خود دے چکے ہیں تو وہ آپ کے اختیار سے باہر ہوگئی ہے اور قانونی طور پر اس سے نہ وہ رقم واپس لے سکتے ہیں اور نہ ہی اسے زبردستی زکوۃ دینے پر مجبور کرسکتے ہیں اس لئے آپ پر کوئی گناہ نہیں لیکن آئندہ کےلئے آپ کو احتیاط کرنا ہوگی اگر آپ اپنی مرضی سے اسے رقم دے دیتے ہیں جس کی وہ زکوہ ادا نہیں کرتی تو پھر آپ بھی قصوروار ہوں گے ۔

(۳)تیسری بات جس کی یہاں وضاحت ضروری ہے کہ اسلام میں بچوں کی کفالت اور بیوی کے نان ونفقہ کا ذمہ دار خاوند ہے اس لئے اگر وہ رقم جو بیوی کو دیتے ہیں اس سے وہ اپنے اور بچوں کے اخراجات پورے کرتی ہے تو پھر اس رقم کے بارے میں اس کےلئے آپ کی کسی اجازت کی بھی ضرورت نہیں اور وہ ضرورت کے مطابق اس میں تصرف کرسکتی ہے ۔

حدیث میں ہے :

''عن عائشۃان ہنداقالت یا رسول اللہ ﷺ ان ابا سفیان رجل شحیح ولیس یعطینی ما یکفینی وولدی الا ما اخذت منہ وہو لا یعلم فقال خذي ما یکفیک وولدک بالمعروف ۔ ''(فتح الباري ج ۰ اکتاب التفقات باب اذالم ینفق الرجل رقم الحدیث ۵۳۶۴)

''حضرت عائشہؓ کی اس روایت کے مطابق ابو سفیانؓ کی بیوی حضرت ہندہؓ نے رسول اکرم ﷺ سے کہا کہ ابو سفیان مال نہیں خرچ کرتے یعنی کچھ بخل سے کام لیتے ہیں اور میری اور میری اولاد کی ضرورت بھی پوری نہیں کرتے تو کیا ایسی صورت میں اس کے مال سے میں اتنا اس کے علم کے بغیر لے سکتی ہوں جس سے میری اور میرے بچوں کی ضرورت پوری ہوجائے ۔ تو آپ نے فرمایا ہاں تم اچھے طریقے سے اس طرح کے مال میں سے لے سکتی ہو۔''

اب اس طرح کی صورت حال ہے پھر تو بیوی کا حق بنتا ہے اور ایسی حالت میں اس کے لئے خاوند کی اجازت بھی ضروری نہیں ہے اور اگر صورت اس سے مختلف ہے تو پھر ہم نے شروع میں اس کی وضاحت کردی ہے ۔

بہر حال اصل مسئلہ آپ کے اختیار اور ملکیت کا ہے اور اگر اس مال پر آپ کا کوئی اختیار ہی نہیں بلکہ وہ آپ کی اطلاع اور اجازت کے بغیر اسے وصول کر سکتی ہے اور قانونی طور پر اس کا حق بھی بنتا ہے تو اس صورت میں اگر مال نصاب کو پہنچ جاتا ہے اور وہ زکوٰۃ ادا نہیں کرتی تو آپ پر کوئی وبال نہیں ہوگا' بلکہ سارا گناہ اس پر ہوگا اور قیامت کے دن اسی سے باز پرس ہوگی۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ صراط مستقیم

ص341

محدث فتویٰ